



## سوال

(702) زنا کے حمل کو دو ماہ بعد مضائع کروا کر اسی شخص سے شادی کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کا سوال ہے، کہتی ہے کہ میری عمر بائیس سال ہے، میرا ایک نوجوان سے تعارف ہو گیا اور پھر ہمارے درمیان وہ کچھ ہو گیا جو میں زبان پر نہیں لاسکتی۔ الغرض حمل ہوا جو پچاس دن کے بعد مضائع کر دیا گیا، اور پھر میں نے توبہ کی ہے، خالص توبہ جو اللہ ہی جانتا ہے۔ جو کچھ ہوا اس پر میں انتہائی نادم اور شرمندہ ہوں اور میرا ہنسنے عہد ہے کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گی۔ میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ یہ نوجوان مجھ سے چاہتا ہے کہ ہم شادی کر لیں مگر اس شرط سے کہ ہم دونوں کے گھر والوں میں کسی کو اس کی خبر نہ ہو، سوائے میری ماں کے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر اس کی ماں کو خبر ہو گئی تو قسمیہ طور پر مجھے طلاق ہو جائے گی۔ براہ مہربانی مجھے بتلائیے کہ آیا میرا اس شخص سے نکاح اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی سمجھا جائے گا اور کیا یہ عمل میری توبہ کی تکمیل سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور کیا ان شروط کے تحت نکاح صحیح ہے؟ اور یہ بچہ جو میں نے ساقط کر لیا ہے اس کا کیا فیہ ہے جو میں ادا کر دوں؟ اور پھر اس سب کچھ کے بعد جو ہمارے درمیان ہوا، ہمارا نکاح صحیح ہوگا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک بڑی مصیبت۔ معلوم ہوتا ہے کہ فحاشی و بدکاری عام ہو رہی ہے، اور کسی جانب سے اس کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھ رہی! شاید یہ حالات اس صحیح حدیث کا مصداق ہیں جو صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُنْبِتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ النُّحْرُ، وَيُنْظَرِ الرِّيتَا“

”بلاشبہ قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب پی جائے گی اور زنا عام ہو جائے گا۔“ (صحیح بخاری، کتاب العلم، کتاب رفع العلم و ظهور الجهل، حدیث: 80۔ صحیح مسلم، کتاب العلم، باب رفع العلم و قبضہ و ظهور الجهل والفتن، حدیث: 2671 و مسند ابی یعلیٰ: 7/193، حدیث: 4179 و مسند احمد بن حنبل: 151/3، حدیث: 12549۔)

اور یقیناً ان ہلاکتوں کی طرف میلان کا واجب سبب یہی ہے کہ لوگ اللہ عزوجل اور اس کی حدود سے جاہل ہیں، اور علم کی دو جوانب ہیں: ایک اللہ تبارک و تعالیٰ (کی عظمت و جلال اور جبروت) کا علم اور دوسرے اس کی متعین کردہ حدود کا علم۔ اور صحیح بخاری میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّ مَعَاذَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَشْعُرْ فَاَضْمَعْ مَا شِئْتَ“

مذہبہ انبیاء کی تعلیمات میں سے ایک بات جو لوگوں کو فی الواقع معلوم ہوئی ہے، یہ ہے کہ ”بے حیابن اور جو بھی چاہے کر۔“ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اذا لم یسح فاصنع ما شئت، حدیث: 5769۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحیاء، حدیث: 4183۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحیاء، حدیث: 4797۔)

الغرض سوال کرنے والی لڑکی کے متعلق مجھے اللہ عزوجل سے کامل امید ہے کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ توبہ گناہوں کو متادیتی ہے۔ اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے بندے کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ اور اللہ عزوجل کا فرمان بھی ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَانًا ۝۱۷ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝۱۸ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۝۱۹ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۲۰ ...

### سورة الفرقان

”اور اللہ کے بندے وہ ہیں۔۔۔ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو، جسے مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ، اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا، قیامت کے دن اس کو دو گنا عذاب ہوگا، اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا، مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو وہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔“

اور ان آیات کے سبب نزول میں یہ ہے جیسے کہ صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگ جو ناروا قتل کے مرتکب ہو چکے تھے۔ اور بدکاریوں میں بھی ملوث رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں اور اس کی دعوت دیتے ہیں، بہت اچھا ہے، تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جو ہم کر چکے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے؟ تو اس پر یہ نازل ہوا:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَّ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْبِضُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۵۳ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلَمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ

### ۵۴ ... سورة الزمر

”اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آوے ہو پہلے ہی پروردگار کی طرف رجوع کر لو اور اس کے فرماں بردار بن جاؤ، (ورنہ) پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔“ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة الزمر، حدیث: 4532، و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یجدم ما قبلہ، حدیث: 122۔)

ان آیات میں یہی شرط ہے کہ اللہ کی طرف جھکا جائے اور اسی کی طرف رجوع کیا جائے۔ ان کے علاوہ سورة الفرقان کی مذکورہ بالا آیات بھی نازل ہوئیں (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ۔۔۔) میں اس لڑکی سے یہی کہتا ہوں کہ آپ کے لیے اس آدمی سے شادی کرنا حلال نہیں ہے، سوائے اس کے کہ وہ بھی اس طرح کی بدکاری سے توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورت کے لیے حرام ٹھہرایا ہے کہ وہ کسی بدکار سے نکاح کرے اور ایسے ہی مسلمان مرد کے لیے حرام ہے کہ وہ کسی بدکار عورت سے نکاح کرے:

لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَةُ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهُمَا الْإِسْلَامُ وَمَنْ كَفَرَ بِهِمْ فَأُولَٰئِكَ سَبِيلُهُمْ عَلَىٰ الْمُشْرِكِينَ ۝۳ ... سورة الزمر

”بدکار مرد بدکار یا مشرک عورت کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتا، اور بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لانا، اور یہ (بدکار سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے۔“

یہ الفاظ اگرچہ خبریہ ہیں مگر مراد نبی اور منع ہے۔ تو اگر وہ توبہ کر چکا ہو تو اس سے نکاح کی شرط یہ ہے کہ آپ کا ولی اس سے آپ کا نکاح کرے۔ اور اس مرد سے نکاح اس کبیرہ کی وجہ سے قطعاً نہیں ہے جو آپ کے درمیان واقع ہو چکا ہے، اس حادثہ کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔



بہر حال میں آپ کو توبہ النصوح کی اور کثرت سے اعمال خیر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّارِ وَزُفًا مِنْ أَسَلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرٌ لِلَّذِينَ كَرِهُوا... سورة ہود ۱۱۴

”اور دن کے دونوں اطراف (صبح و شام) اور رات چند ساعات میں نماز پڑھا کرو، کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔“

لیسے ہی سورۃ الفرقان کی آیات جو پیچھے گزری ہیں، جن میں ہے کہ۔۔

إِلَّا مَنْ تَابَ - - لِح (الفرقان: 70)

”یعنی جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔“

آپ کا اس آدمی سے شادی کر لینا توبہ یا اس گناہ کی مغفرت کی شرط نہیں ہے، بلکہ وہ صرف توبہ کرنا ہے اور اعمال صالحہ کثرت سے کرنا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ ہمیشہ اللہ سے ڈرتی رہیں، کہیں دوبارہ آپ کے قدم نہ ڈگمگ جائیں، اور نکاح کے لیے آپ کے ولی کا ہونا شرط ہے، بشرطیکہ اس آدمی نے بدکاری سے توبہ کر لی ہو اور آپ کے ولی کے ذریعے سے نکاح کرے، کیونکہ وہ اور آپ دونوں ہی اپنے معاملے سے آگاہ ہیں اگر اندیشہ ہو کہ آپ کی رسوائی ہو سکتی ہے تو اسی سے شادی کر لیں۔

اور وہ بچہ جس کا آپ نے اسقاط کرایا ہے، اس بارے میں اللہ عزوجل سے توبہ ہی کریں، خالص توبہ۔ اس کے علاوہ اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 497

محدث فتویٰ